کہ صدر فاروق لغاری کا دورۂ ترکمنستان بھی تعلقات میں بہتری پیدا کرنے کی سمت ایک اہم قدم تھا۔ جناب وسیم سجاد نے اُمید ظاہر کی کہ ترکمن وفد کا دورۂ پاکستان برابری، ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت اور باہمی مفادات کی نگہداشت سے متعلق بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ اصولوں کی بنیاد پر دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات کے مزید استحکام کی طرف پیش رفت میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔

جناب وسیم سجاد نے کہا کہ پاکستان کو مرکزیت پسند معیشت سے آزاد منڈی کی معیشت کی طرف انتقال کے عمل میں ترکمنستان کی مدد کر کے خوشی ہوگی۔ انھوں نے یاد دلایا کہ پاکستان نے ترکمنستان کی ترقی کے لیے کچھ مراعات دینے کی پہلے ہی پیشکش کر رکھی ہے۔ وسیم سجاد نے کہا "ہمیں کسی بھی ایسے شعبے میں ترکمنستان کی مدد کر کے خوشی ہوگی۔ جس میں ترکمنستان ہم سے مدد کا طالب ہوگا"۔ انھوں نے پاکستان کی طرف سے تمام ممالک اور بالخصوص پڑوسی ملک بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی خواہش کا اعادہ کرتے ہوئے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ مسئلہ کشمیر کے حل کی دریافت میں ناکامی کی وجہ سے بھارت کے ساتھ پرامن تعلقات قائم کرنے کی پاکستانی کوششیں بارآور ثابت نہ ہو سکیں۔ افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے سینیٹ کے چیئرمین نے کہا کہ افغان بحران کی وجہ سے وسیع پیمانے پر جانی ضیاع اور تباہی ہوئی ہے۔ انھوں نے ترکمنستان اور افغانستان کے "بہی خواہ" ممالک پر زور دیا کہ وہ افغانستان میں استحکام اور قیام امن کے لیے اپنی کوششوں پر ثابت قدم رہیں۔ سینیٹ کے چیئرمین نے دورے پر آئے ہوئے ترکمن وفد کو پاکستان کی پارلیمنٹ کی کارروائی (working) کے متعلق بریفنگ بھی دی۔

ترکمن پارلیمانی وفد نے اپنے دورۂ پاکستان کے دوران میں لاہور اور کراچی میں صوبائی حکام سے بھی ملاقاتیں کیں۔ کراچی میں سندھ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر نبیل احمد گبول نے ترکمن پارلیمانی وفد کو سندھ اسمبلی کی کارکردگی اور تحریک پاکستان میں اس کے کردار سے آگاہ کیا۔ جناب نبیل احمد گبول نے وفد کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔ ترکمن پارلیمانی وفد نے مزار قائد اعظم پر بھی حاضری دی۔ وفد نے مزارِ قائد پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور فاتحہ خوانی کی۔

پاکستانی وزیر خارجہ کا دورۂ ازبکستان و ترکمنستان

پاکستانی وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی خان نے اپنے تین روزہ دورۂ ازبکستان و ترکمنستان کا آغاز ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند سے کیا۔ انھوں نے یہ دورہ ۱۴ سے ۱۶ مارچ تک کیا۔ تاشقند میں قیام

کے دوران وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی خان اور ازبکستان کے صدر اسلام کریموف اور وزیر خارجہ عبدالعزیز کامیلوف کے درمیان ملاقاتوں کے دو دور ہوئے۔ اگرچہ پروگرام کے مطابق ملاقات کا ہر دور ایک ایک گھنٹے پر مشتمل تھا تاہم دونوں ادوار دو دو گھنٹے تک جاری رہے۔ ان ملاقاتوں میں عالمی، علاقائی اور دو طرفہ امور پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔

وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی خان نے ازبکستان کے صدر اور وزیر خارجہ کو بھارت کی طرف سے ایٹمی اسلحہ اور میزائل سازی کے پروگراموں کو مسلسل آگے بڑھانے اور مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور وہاں بھارتی افواج کی بربریت سے پیدا ہونے والی جنوبی ایشیا کی تباہ کن صورت حال سے آگاہ کیا۔ دونوں ممالک کے رہنماؤں نے پاکستان اور ازبکستان کے درمیان تعلقات کی موجودہ صورتحال اور مستقبل میں ان کی بہتری کے امکانات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ دونوں ممالک کے درمیان برادرانہ تعلقات وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے گزشتہ برس ازبکستان کے دو سرکاری دوروں سے مزید مستحکم ہوئے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے یہ دورے گزشتہ مئی اور نومبر میں کیے تھے۔ ملاقات میں یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ افغانستان سمیت علاقے کی موجودہ صورت حال پر دونوں ممالک یکساں نقطۂ نظر رکھتے ہیں۔ افغان تنازعہ ازبکستان کی پاکستان کے راستے بحیرۂ عرب کے سواحل تک رسائی میں حائل ہے جب کہ یہ تنازعہ پاکستان اور وسطی ایشیاء کی نوآزاد ریاستوں کے درمیان روابط کی بہتری میں بھی رکاوٹ ہے۔ پاکستان اور ازبکستان نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ افغان متحارب دھڑے تنازعہ کے پرامن حل کی دریافت میں کامیاب ہو جائیں گے اور یوں وسط ایشیائی ریاستوں کی افغانستان اور پاکستان کے راستے بحیرۂ عرب تک رسائی ممکن ہو جائے گی۔ جس سے پورا خطہ اقتصادی استحکام سے ہمکنار ہوگا۔

پاکستان اور ازبکستان کے درمیان اب تک ۲۵ معاہدوں پر دستخط ہوئے ہیں۔ ۱۹۹۱ء کے اواخر میں سردار آصف احمد علی کے دورۂ ازبکستان کے بعد سے پاکستان اور ازبکستان کے باہمی اقتصادی تعلقات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی اور سفارتی وفود کے دوروں کا مسلسل تبادلہ ہوتا رہا ہے۔ تاشقند میں اس وقت ایک سو سے زائد پاک - ازبک جائنٹ وینچرز مصروف کار ہیں۔ پاکستان سے ازبکستان کو برآمدات میں بھی روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

اپنے دورۂ ازبکستان کے اختتام پر وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی ترکمنستان کے دورے پر اشک آباد روانہ ہو گئے جہاں انھوں نے ترکمن نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ مرادوف کے علاوہ دیگر اعلیٰ سرکاری عہدے داروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔

وزیر خارجہ کے دورۂ ترکمنستان کے اختتام پر ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا۔ جس میں خطے میں میزائلوں کی دوڑ کی مذمت اور ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کی بھرپور حمایت کی گئی۔ اشک آباد میں

قیام کے دوران سردار آصف احمد علی نے ترکمن حکام کے ساتھ بامقصد مذاکرات کیے۔ پاکستان اور ترکمنستان نے کشمیر، افغانستان اور تاجکستان کے تنازعات کے پرامن حل کا مطالبہ کیا۔ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے ترکمنستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ مرادوف Shikh Maradov کے ساتھ، دونوں وزراء خارجہ کے درمیان جنوری (۹۴) کے معاہدے کی رو سے متعدد ملاقاتیں کی ہیں۔ اس معاہدے کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان ہر سال وزراء خارجہ کی سطح پر رابطہ (consultation) ہونا ضروری ہے۔ ملاقات میں دونوں رہنماؤں نے یکساں نقطۂ نظر کا اظہار کیا اور خطّے کے حل طلب مسائل کے پرامن حل کے لیے دونوں ممالک کی خارجہ پالیسیوں میں مزید ہم آہنگی (co-ordination) پیدا کرنے پر زور دیا۔ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے ترکمنستان کے غیر جانبدار کردار کے لیے پاکستانی حمایت کا اعادہ کیا۔

اقتصادی شعبے میں دونوں رہنماؤں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ان کے ممالک مواصلات کی بہتری سے متعلق منصوبوں اور دونوں ممالک کو سڑک اور ریلوے کے ذریعے ملانے، بجلی کی ترسیل اور تیل اور گیس کی پائپ لائنوں کی تعمیر کے منصوبوں کو اولین ترجیح سمجھتے رہیں گے۔ ان منصوبوں کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے سے وسط ایشیائی ممالک کو جنوب میں کھلے سمندروں تک رسائی کے لیے راہداری مہیا ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں انہیں ملکی ضروریات سے فالتو وسائل توانائی، تجارتی مال اور دیگر مصنوعات کو عالمی منڈی تک پہنچانے اور بیرونی ممالک سے درآمدات کے لیے گہرے پانیوں تک رسائی کا مختصر ترین راستہ بھی مل جائے گا۔ تجارتی مال اور مصنوعات کی خرید و فروخت کے علاوہ وسط ایشیائی ممالک کو درآمدات کے لیے مختصر ترین بحری راستہ بھی مل جائے گا۔

وسطی ایشیا پر سیمینار

وسطی ایشیا کے ساتھ باہمی سودمند تعلقات، کو فروغ دیا جائے گا۔

رپورٹ: رحیم اللہ یوسف زئی

۲۴ مارچ کو پشاور میں "وسطی ایشیا کے نوآزاد ممالک: درپیش خطرات اور ان سے نمٹنے کے لیے حکمت عملیاں" کے موضوع پر ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار کا اہتمام ایریا سٹڈی سنٹر (وسطی ایشیاء)، پشاور یونیورسٹی اور ہانس سیڈل فاؤنڈیشن (جرمنی) کے اشتراک سے کیا گیا تھا۔ اس تین روزہ سیمینار میں وسطی ایشیاء کی ریاستوں سمیت روس، ترکی، ایران، جرمنی، امریکہ اور پاکستان کے